www.KitaboSunnat.com

Tibr-e-islam

www.KitaboSunnat.com

لَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رسالہ
تبرِ اسلام

جس میں مہاشہ دھرمپال (نوآریہ) کے رسالہ "نخلِ اسلام" کا معقول اور مفصل جواب ہے۔

مصنفہ
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسریؒ

الکتاب انٹرنیشنل
جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

www.kitabosunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : تبرِ اسلام بجواب نخلِ اسلام

مصنف : مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم : رفیق احمد سلفی

تعداد : گیارہ سو

ناشر : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۲۵

قیمت : -/45 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶ اردو بازار، جامعہ مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالکتب السلفیہ، ۸/۴۲۵، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالمعارف، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
- مکتبہ معاذ، پتھر گٹی، حیدرآباد
- مکتبہ مسلم بربرشاہ، سری نگر، کشمیر
- مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار، مئو، یو. پی
- حکیم صدیق میموریل ٹرسٹ، جودھپور، راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ وصحبہٖ أجمعین ۔ أما بعد!

ماضی قریب میں برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے تعلق سے شیخ الاسلام علامہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط اپنے مسلسل قلمی ولسانی جہاد کے ذریعہ ملت اسلامیہ کی جو وسیع اور ہمہ جہتی خدمات انجام دی ہیں معاصر علماء میں شاید ہی کسی کے حصے میں آئی ہوں آپ گنجینۂ علوم ومعارف تھے آپ کی ذات بہت سی خوبیوں اور کمالات کا خزینہ تھی اسلامی علوم تفسیر وحدیث اور فقہ پر آپ کو پورا عبور حاصل تھا قادیانیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں کی مذہبی کتابوں پر آپ کی بڑی وسیع اور گہری نظر تھی اپنے عہد کے کامیاب ترین داعی ومجاہد اور مناظر ومتکلم تھے بقول سید سلیمان ندوی:

''اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا اس کے حملے کو روکنے کے لئے آپ کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔''

بیسویں صدی کا ابتدائی عہد ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بڑا صبر آزما عہد تھا مسلمان انگریزی حکومت کے جبر واستبداد کے شکار تھے بریلویت کا فتنہ زوروں پر تھا پورے ملک میں عیسائی مشنریاں سرگرم تھیں ہندوؤں میں ایک نیا فرقہ آریہ سماج کے نام سے وجود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں آچکا تھا جس کے بانی پنڈت دیانند شرما اور ان کے ہم نواؤں کا قلم اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ایسا زہر اگل رہا تھا جس سے مسلمانوں میں ارتداد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا ''ستیارتھ پرکاش'' اور ''رنگیلا رسول'' جیسی دلآزار کتابیں اسی دور کی یادگار ہیں ان صبر آزما حالات میں داخلی اور خارجی تمام محاذوں پر علامہ امرتسری رحمہ اللہ نے اپنے مسلسل مناظروں تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ جو چومکھی لڑائی لڑی اور اسلام اور مسلمانوں کا جس کامیابی کے ساتھ دفاع کیا وہ تاریخ کا ایک روشن باب بن چکا ہے۔

''ستیارتھ پرکاش'' کے جواب میں ''حق پرکاش'' اور ''رنگیلا رسول'' کے جواب میں ''مقدس رسول'' لکھ کر نہ صرف مسلمانوں کا سر فخر سے اونچا کیا بلکہ خود حریفوں سے بھی اپنے زور بیان اور قوت استدلال کا لوہا منوایا اس موقع پر ان دونوں کتابوں کے علاوہ آریہ سماج سے متعلق اور بھی کئی کتابیں آپ کے گہربار قلم سے منظر عام پر آئیں۔

زیر نظر تالیف بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو مہاشہ دھرمپال کی کتاب ''نخل اسلام'' کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ یہ شخص گوجرانوالہ کا ایک مسلمان تھا جس کا نام عبدالغفور تھا ۱۹۰۳ء میں پنڈت دیانند شرما کی تحریروں اور آریہ سماج کی شدھی تحریک سے متاثر ہو کر اسلام سے پھر گیا اور آریہ سماج میں داخل ہو گیا اور عبدالغفور سے دھرمپال بن گیا جس پر سماجیوں نے بڑی خوشیاں منائیں اور جگہ جگہ جلوس اور جشن کا سوانگ رچا اس موقع پر آریہ سماج مندر گوجرانوالہ میں دھرم پال کے ایک لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں اس نے اپنے تبدیلی مذہب کے وجوہات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید پر ایک سو پندرہ اعتراضات کئے جسے مرتب کر کے آریہ سماج نے ''ترکِ اسلام'' کے نام سے شائع کر دیا۔ جب یہ دلآزار کتاب چھپ کر منظر عام پر آئی تو مسلمان بے چین ہو اٹھے اور ہر طرف سے اس کے جواب کا مطالبہ ہونے لگا تو سب سے پہلے :

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

کہتے ہوئے علامہ امرتسری کا قلم ہی حرکت میں آیا اور ''ترکِ اسلام'' کے نام سے اس دل آزار کتاب کا خود انہیں کی مذہبی کتابوں کے حوالوں سے ایسا دندان شکن اور قاطع جواب دیا کہ اس کے تمام اعتراضات کے تار و پود نہ صرف بکھیر کر رکھ دئے بلکہ ایک سو پندرہ اعتراضات کے جواب میں اس پر ایک سو سولہ اعتراضات جڑ دئے۔

علامہ امرتسری کی اس کتاب کے متعلق خود دھرمپال نے اپنے تاثرات یوں نقل کئے ہیں:

''کہ جب میں ''ترکِ اسلام'' کی ترک تازی دیکھتا تو مجھ میں جنگی اسپرٹ جوش نہ مارتی بلکہ اس کا مصنف میرے سامنے ایک دل ربا کی شکل میں آجاتا جس کا ہر ایک حملہ، ہر ایک چوٹ اور ہر ایک ادا سپاہی کے حملے سے زیادہ کاٹ کرتی اور اس کاٹ سے درد کی بجائے لذت اور نفرت کی بجائے محبت میں اضافہ ہوتا۔''

دھرمپال نے اس بات کا اعتراف کیا کہ جن باتوں کو اس نے اسلام سمجھ کر اعتراضات کئے تھے وہ درحقیقت اسلام نہیں ملا ازم تھا اپنے ان تاثرات کے باوجود اس نے علامہ امرتسری کی اس کتاب کا جواب لکھنے کا تہیہ کیا اور چار ہزار صفحات کا مسودہ تہذیب الاسلام کے نام سے اس نے تیار کر دیا جو چار جلدوں میں شائع ہوا جس میں علامہ امرتسری کے ایک سو سولہ اعتراضات میں سے صرف اکیاسی کا جواب بڑی مشکل سے اس سے بن پڑا۔

علامہ امرتسری نے ''تہذیب الاسلام'' کا جواب تغلیب الاسلام سے دیا یہ کتاب بھی چار جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی بار مطبع اہل حدیث امرتسر سے ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ تہذیب الاسلام میں بے سروپا تفاسیر اور موضوع اور بے بنیاد احادیث کا سہارا لے کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ